السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طلاق کے باب میں اہل علم وفقہ درج ذیل مشہور حدیث پر اعتماد کرتے ہیں:

"أَبغَضُ الحَلالِ إِلَی اللّٰہِ تَعالیٰ الطَّلاقُ"

''اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال چیز طلاق ہے''تاہم بعض علمائے حدیث اس حدیث کو ضعیف قراردیتے ہیں۔کیا آپ کے علم میں کچھ دوسری ایسی دلیلیں ہیں جن میں طلاق کے ناپسندیدہ ہونے کا ذکر ہو؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں اس سوال کا جواب درج ذیل نکات میں دینے کی کوشش کروں گا:

1۔ اس بات کا اثبات کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

2۔ کتاب وسنت سے بعض دوسرے حوالے جن میں طلاق کو ناپسندیدہ قراردیا گیا ہے۔

3۔ شریعت کے اصولوں سے اس ناپسندیدگی کی تائید۔

(1) ابوداود،ابن ماجہ اور حاکم نے اس کی مرفوعاً روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔امام بیہقی رحمة اللہ علیہ اسے مرسل بیان فرماتے ہیں یعنی اس کی سند میں صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ابن جوزی نے اس حدیث کے ایک راوی عبیداللہ بن ولید الوصافی کو ضعیف قراردیا ہے۔امام سیوطی رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قراردیا ہے۔

ان علماء کے اقوال کی روشنی میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حدیث صحیح کے رتبے تک نہ بھی ہو تو حسن کے مرتبہ سے کم نہیں۔

بعض علماء نے روایت کے پہلو سے اس کو ضعیف قراردیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک ہی چیز بیک وقت حلال اور خدا کی نظر میں ناپسندیدہ دونوں کیسے ہوسکتی ہے؟

اس کا جواب بعض علماء نے یہ دیا ہے کہ حلال کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو خدا کی نظر میں مکروہ ہے۔امام خطابی کہتے ہیں کہ کراہت نفس طلاق میں نہیں بلکہ ان عوامل میں ہے جو طلاق کا موجب بنے۔بعض نے یہ توجیہ پیش کی ہے کہ طلاق توفی نفسہ حلال ہے۔لیکن اس میں کراہت کا پہلو یہ ہے کہ طلاق کے بعد جو نتائج مرتب ہوتے ہیں وہ ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔

2۔کتاب وسنت میں ایسے شواھد موجود ہیں جن سے طلاق کی ناپسندیدگی ثابت ہوتی ہے۔قرآن کریم نے شوہروں کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ اپنی ان بیویوں کو جنھیں وہ ناپسند کرتے ہیں طلاق نہ دیں بلکہ ان کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔اللہ فرماتا ہے:

وَعاشِروهُنَّ بِالمَعروفِ فَإِن كَرِهتُموهُنَّ فَعَسىٰ أَن تَكرَهوا شَيـًٔا وَيَجعَلَ اللَّهُ فيهِ خَيرًا كَثيرًا ۱۹ ... سورة النساء

''ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔اگر وہ تمھیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہ کچھ بھلائی رکھ دی ہو''

قرآن نے ان بیویوں کے بارے میں جو نافرمانی کی مرتکب ہوں فرمایا:

فَإِن أَطَعنَكُم فَلا تَبغوا عَلَيهِنَّ سَبيلًا... ۳٤ ... سورة النساء

''اگر وہ تمہاری مطیع ہوجائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لیے بہانے نہ کرو''

ذرا غور کریں کہ جب نافرمانی بیوی پر زیادتی کرنے سے منع کیا گیا ہے تو فرماں بردار اور نیکوکاری بیوی پر طلاق کا ظلم کیسے روا ہوسکتا ہے؟

علامہ ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طلاق اصلاً ممنوع ہے۔ محض بہ وقت ضرورت اس کی اجازت دی گئی ہے۔جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صحیح حدیث مروی ہے کہ ابلیس اپنا عرش سمندر میں نصب کرتا

ہے، پھراپنے کارندے پھیلاتا ہے۔ سب سے مقرب کارندہ وہ ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پھیلائے۔ پھر وہ کارندہ ابلیس کے روبرو آ کر کہتا ہے کہ میں اُسے بہکاتا رہا حتی کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کرادی۔ ابلیس اسے اپنے قریب بلاتا ہے اور فرط محبت سے گلے لگالیتا ہے۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان علیحدگی ایک شیطانی اورناپسندیدہ فعل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جادو کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ... ۱۰۲ ... سورة البقرة

''پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں''

ایک دوسری حدیث میں حضور نے فرمایا:

"إنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ"

''خلع کرانے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں''

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی ہے:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ"

''جس عورت نے بغیر کسی وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''

ان سب دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلاق فی نفسہ ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔

۔ شرعی قواعد واصول سے بھی کراہت طلاق کی تائید ہوتی ہے۔ 3

''ھدایۃ" جو احناف کی معتبر فقہی کتاب ہے اس میں طلاق کی تعریف یوں ہے ''طلاق اس نکاح کو ختم کرنے والا ذریعہ ہے ''جس پر دنیوی اور دینی فوائد مرتب ہوتے ہیں۔"

''المغنی" میں حنابلہ کی طلاق کے بارے میں یہ رائے ہے: طلاق شوہر اور بیوی دونوں کے لیے باعث ضرر اور تکلیف دہ اور نقصان دہ ہے۔ اگر یہ بلاعذر ہو تو حرام ہے"

ابن عابدین جو حنفی تھے فرماتے ہیں کہ طلاق اگر بغیر کسی عذر کے ہو تو اس میں کوئی فائدے کی صورت نہیں بلکہ بیوقوفی اور حماقت کا کام ہے۔ اور ایسی طلاق شرعاً ممنوع ہے۔

ان سب دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلاق واقعی ایک ناپسندیدہ عمل ہے اور وہ حدیث جس کا تذکرہ آپ نے اپنے سوال میں کیا ہے اور جو طلاق کو اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال شئی قرار دیتی ہے ایک صحیح حدیث ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

احادیث، جلد: 1، صفحہ: 68

محدث فتویٰ